اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

رسولِ مقبول، بی بی آمِنہ کے گلشن کے مہکتے پھول، جانِ کائنات، شاہِ موجودات، شفیعِ عاصیاں، وکیلِ مُجرماں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رحمت نشان ہے:

جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس (10) رَحمتیں نازِل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس (10) مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر سو (100) رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو (100) مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی دونوں آنکھوں کے دَرمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنَّم کی آگ سے آزاد ہے اور اسے بروزِ قیامت شُہداء کے ساتھ رکھے گا۔

(معجم اوسط: ۵/ ۲۵۲، حدیث: ۷۲۳۵، ضیائے درودو سلام، ص: ۳)

پڑھو سلام کرو ڈُوب کر محبّت میں
دُرودِ پاک کی کثرت نبی کی آمد ہے

(وسائل بخشش مُرمّم، ص469)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ''**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**'' مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج٦ ص١٨٥ حدیث ٥٩٤٢)

دو مَدَنی پھول: (١) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(٢) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شان و شوکت والی عظیم رات!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج 1438 سن ہجری کے ماہِ ربیعُ الاول کی 12 ویں شب ہے، اللہ تبارک وتعالٰی کا لاکھ لاکھ شکر کہ جس نے ہمیں ایک مرتبہ پھر عظیمُ الشان فضائل و برکات والی مُقدّس رات نصیب فرمائی، یہ وہ عظیم رات ہے کہ جس میں محبوبِ ربّ، سلطانِ عرب، رسولِ اکرم، نورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم، نبیِ محتشم، شاہِ عرب و عجم، شافعِ اُمم، سراپا جُود و کرم، دافعِ رَنج واَلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُنیا میں جلوہ گری ہوئی۔ وہ عظیم رات جو شبِ قدر سے بھی افضل ہے، وہ عظیم رات جس میں مکانِ آمِنہ رَضِیَ اللہُ

تَعَالٰی عَنْہا سے وہ نورِ عظیم چمکا کہ جس سے مشارق و مغارب روشن ہوگئے۔وہ عظیم رات جس میں حکمِ خداوندی سے فِرشتوں کے آقا جبر ئیلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے مشرق و مغرب اور خانہ کعبہ پر جھنڈا نصب کیا۔وہ عظیم رات ہے کہ جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری پر ایران کے بادشاہ کِسریٰ کے محل پر زلزلہ آیااور ایران کا ایک ہزار سال سے جلنے والا آتش کدہ بُجھ گیا۔

بُجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں
شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی

(حدائق بخشش،ص138)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج وہ عظیم نورانی، جگمگاتی رات ہے کہ اِس میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے آسمان اور جنّت کے دروازے کھول دِیے گئے تھے،یہ وہ عظیم نورانی رات ہے کہ جس کی برکت سے اس سال دُنیا کی تمام عورتوں کو اولادِ نرینہ یعنی بیٹے عطا کیے گئے۔

آج کی اِس عظیم نورانی رات میں حضرت سیدتنا آمنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے گلشن کے مہکتے پھول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت کا ذِکرِ مبارک کریں اور سُنیں گے،شانِ مصطفٰی و یادِ مصطفٰی میں نعتیں گُنگنائیں گے،مرحبا یا مصطفٰی کے نعرے لگائیں گے اوراپنے خالی دامن کو رحمتوں اور برکتوں سے بھریں گے۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

ہمارے آقا و مولی، دو عالم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمام اچھے اوصاف سے مزین فرمایا ہے اور ہر عیب سے پاک پیدا فرمایا، کئی زمانے آئے اور گُزر گئے مگر آج تک ایسی شان و شوکت ،عزت و مرتبت والا کوئی آیا ہے نہ آئے گا۔ آج کے بیان میں ہم انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زبانی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت سے متعلق سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ آیئے! اعلیٰ

حضرت، امام عشق و محبت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کا بہت ہی پیارا شعر سُنتے ہیں۔

تِرے خُلق کو حق نے عظیم کہا تری خِلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہو گا شہا ترے خالقِ حُسن و اَدا کی قسم

(حدائق بخشش، ص80)

شعر کی وضاحت: اے میرے رحمت والے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خُلْقِ مُبارک (یعنی اَخلاق) کو عظیم (بہت بڑا) قَرار دیا ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی وِلادَتِ باسعادت ہزاروں سَعادَتیں اور برکتیں لے کر آئی، ایسی نرالی و حَسِین کسی کی پیدائش نہ ہوئی۔ میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! بھلا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرح کا کون ہو سکتا ہے؟ ہاں ہاں! زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے کی قسم ہے "آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جیسا کوئی نہیں" (شرحِ حدائقِ بخشش، ص:226)

ہم غریبوں کے آقا و مولیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان کیسی ہے؟ توجہ کے ساتھ سُنیں اور سمجھیں گے تو اِنۡ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس نورانی رات کی خوب خوب برکتیں ورحمتیں حاصل ہوں گی۔

آیئے! بیان سے قبل ،عاشقِ ماہِ میلاد و عاشقِ ماہِ رِسالت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رضوی ضیائی دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کے عطا کردہ نعروں سے اس نورانی رات کا اِستقبال کرتے ہیں۔ ہوسکے تو مدنی پرچم لہرا لہرا کر خوب جوش و جذبے، محبت و عقیدت کے ساتھ **مرحبا یا مصطفٰی** کی دُھوم مچایئے۔

سرکار کی آمد... مرحبا سردار کی آمد... مرحبا آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا رسولِ مقبول کی آمد ... مرحبا پیارے کی آمد... مرحبا اچھے کی آمد... مرحبا سچے کی آمد... مرحبا سوہنے کی آمد... مرحبا موہنے کی آمد... مرحبا... مرحبا... مرحبا مُختار کی آمد... مرحبا مُختار کی آمد... مرحبا مُختار کی آمد... مرحبا

مرحبایا مصطفی مرحبایا مصطفی مرحبایا مصطفی مرحبایا مصطفی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شانِ مُصْطَفٰے بزبانِ کلیم اللہ

نبیِ کریم ، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر تورات نازِل ہوئی اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اس کو پڑھا تو اس میں ایک اُمَّت کا ذکر دیکھ کر کہنے لگے۔ یا ربّ (عَزَّوَجَلَّ)! میں نے تورات میں ایک ایسی اُمَّت کا تذکرہ پڑھا، جو سب سے آخر میں آئے گی اور سب پر سبقت لے جائے گی، اے میرے مالک (عَزَّوَجَلَّ): تُو اُس اُمَّت کو میری اُمَّت بنا دے! تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: **تِلْکَ اُمَّةُ اَحْمَدْ** یعنی وہ تو احمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی اُمَّت ہے "حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے پروردگار (عَزَّوَجَلَّ)! میں نے تورات میں ایک ایسی اُمَّت کا تذکرہ پڑھا جو خدا (عَزَّوَجَلَّ) کو پُکارے گی اور ان کی دعائیں قبول ہوں گی، اس امّت کو میری اُمّت بنادے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: **تِلْکَ اُمَّةُ اَحْمَدْ** یعنی وہ تو احمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی اُمَّت ہے، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی، اے مالک (عَزَّوَجَلَّ)! میں نے تورات میں ایک ایسی اُمَّت کا تذکرہ پڑھا، جن کی کتاب ان کے سینوں میں محفوظ ہو گی اور وہ اس کی زبانی تلاوت کریں گے، کیونکہ پہلے کے لوگوں کو اپنی آسمانی کتابیں زبانی یاد نہیں ہوتی تھیں، وہ اُنہیں دیکھ کر پڑھتے تھے، تو عرض کی: اُس امّت کو میری اُمّت بنا دے ، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: **تِلْکَ اُمَّةُ اَحْمَدْ**، وہ تو احمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی امت ہے، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے مالک (عَزَّوَجَلَّ)! میں نے تورات میں ایک ایسی امّت کا تذکرہ پڑھا کہ جو اپنے ہی رشتے داروں کو صدقہ دے گی، اور اس پر بھی انہیں اَجْر دیا جائے گا، اس امّت کو میری اُمّت بنادے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: **تِلْکَ اُمَّةُ اَحْمَدْ** یعنی وہ تو احمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی اُمَّت ہے۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے

پروردگار(عَزَّوَجَلَّ)!میں نے تورات میں ایک ایسی اُمَّت کا تذکرہ پڑھا کہ اُس کا کوئی فرد نیکی کااِرادہ کرے گا تو صرف اِرادہ کرنے پر ہی اسے ایک نیکی کا ثواب عطا کر دیا جائے گا اور اگر وہ اُس نیکی کو کر لے گا تو اُسے دس(10) نیکیوں کا ثواب دیا جائے گا،اے میرے مالک(عَزَّ وَجَلَّ) :اُس اُمَّت کو میری اُمّت بنا دے،اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: **تِلْكَ اُمَّةُ اَحْمَدَ** یعنی وہ بھی احمد(صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی اُمَّت ہے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی،اے میرے رَبّ (عَزَّوَجَلَّ)!میں نے تورات میں ایک ایسی اُمّت کا تذکرہ پڑھا کہ جب اُس کا کوئی فرد گُناہ کا ارادہ کرے گا تو گُناہ نہیں لکھا جائے گا اور اگر گُناہ کرلے گا تو صرف ایک گُناہ لکھا جائے گا تو اے میرے مالک(عَزَّوَجَلَّ):اس اُمّت کو میری اُمَّت بنادے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: **تِلْكَ اُمَّةُ اَحْمَدَ** یعنی یہ بھی احمد(صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی اُمت ہے،حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی:اے میرے رَبّ (عَزَّوَجَلَّ) میں نے تورات میں ایک ایسی اُمّت کا تذکرہ پڑھا کہ جنہیں اگلے پچھلوں کا علم عطا ہو گا اور وہ گمراہی کو مٹا دیں گے اور دَجّال کو قتل کریں گے،پروردگار! (عَزَّوَجَلَّ) اُس اُمَّت کو میری اُمَّت بنادے،اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: **تِلْكَ اُمَّةُ اَحْمَدَ** کہ وہ تو احمد(صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی اُمّت ہے۔تو موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی : پھر مجھے اُمّتِ احمد میں سے بنادے،اس دُعا پر خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو دو خُصُوصیات سے نوازتے ہوئے فرمایا،اے موسیٰ میں نے تمہیں اپنے پیغام(رسالت)اور اپنے کلام کے لیے چُن لیا ہے،اور جو کچھ میں تم کو دے رہا ہوں اسے لو اور شُکر گزاروں میں سے ہو جاؤ،اس ارشاد پر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا،اے رَبّ (عَزَّوَجَلَّ) میں راضی ہو گیا۔(دلائل النبوۃ لابی نعیم،الفصل الرابع: ذکر الفضیلۃ . . . الخ،ص ۳۳،حدیث: ۳۱)

اسی طرح ایک حدیثِ قدسی میں ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو وحی بھیجی کہ بنی اسرائیل کو خبر دیں کہ جو احمد(یعنی نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کو نہ مانے گا اسے دوزخ میں ڈالوں گا۔عرض

کی: اے میرے رَبّ (عَزَّوَجَلَّ)! احمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کون ہے ؟ فرمایا: میں نے کوئی مخلوق اس سے زیادہ اپنی بارگاہ میں عزّت والی نہ بنائی، میں نے آسمان و زمین کی پیدائش سے پہلے اس کا نام اپنے نام کے ساتھ عرش پر لکھا، اور جب تک وہ اور اس کی اُمّت جنّت میں داخل نہ ہولے، اس وقت تک تمام مخلوق پر جنت کو حرام کیا۔ عرض کی: اِلٰہی! اس کی اُمّت کون ہے ؟ فرمایا: وہ بڑی حمد کرنے والی ہے۔ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُمّتِ محبوب کی مزید صفات ارشاد فرمائیں۔ تو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اس اُمّت کا نبی بنادے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: ان کا نبی انہیں میں سے ہو گا۔ عرض کی: الٰہی مجھے اس نبی کا اُمّتی بنادے۔ فرمایا: تم زمانہ میں اس سے پہلے اور وہ بعد میں ہے ، مگر ہمیشہ رہنے والے گھر (جنت) میں تجھے اور اُسے جمع کروں گا۔ (خصائص کبری، باب ذکرہ فی التوارۃ والانجیل...الخ، ۱/۲۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمّت کو کیسی شان و شوکت سے نوازا کہ سب اُمّتوں میں سب سے آخر میں آئی لیکن قدر و منزلت اور فضیلت میں سب پر سَبْقَت لے گئی، وہ اس طرح کہ صرف نیکی کا ارادہ کرنے پر ہی ایک نیکی کا ثواب مل جاتا ہے اور گُناہ کا اِرادہ کرنے پر گُناہ لکھا نہیں جاتا، اگر کوئی نیک عمل کرلے تو اس کا ثواب دس گُنا ملتا ہے جبکہ گناہ کے اِرْتکاب پر صرف ایک ہی گُناہ لکھا جاتا ہے۔ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نبی حضرت سَیِّدُنا موسیٰ کلیم اللہ کو اُمتِ محبوب کے فضائل و خُصوصیات کا علم ہوا تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اس اُمّت کو اپنی اُمّت بنانے کی اِلتجا پیش کی مگر جب اس کی اجازت نہ ملی تو پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُمّتِ محبوب میں شامل ہونے کی درخواست پیش کی۔ یاد رہے! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صدقے اس اُمّت کو جو فضائل و کمالات عطا فرمائے ہیں، وہ دیگر اُمّتوں کے حصّے میں نہیں آئے۔ جبھی تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دیوانے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آمد کے ترانے جُھوم جُھوم کر سُناتے ہیں کہ

یہ کس شہنشاہِ والا کی آمد آمد ہے
یہ کون سے شہِ بالا کی آمد آمد ہے

وہ آئے آنے کی جن کے خبر تھی مُدت سے
دُعا خلیل کی عیسیٰ کی جو بشارت تھے

رُسُل انہی کا تو مُژدہ سُنانے آئے ہیں
اُنہیں کے آنے کی خُوشیاں منانے آئے ہیں

کتابِ حضرت مُوسیٰ میں وصف ہیں ان کے
کتابِ عیسی میں ان کے افسانے آئے ہیں

(سامانِ بخشش، ص۱۱۹تا۱۲۵)

سرکار کی آمد مرحبا♣ سردار کی آمد مرحبا♣ سالار کی آمد مرحبا♣ مختار کی آمد مرحبا♣ غمخوار کی آمد مرحبا♣ تاجدار کی آمد مرحبا♣ شاندار کی آمد مرحبا♣ مرحبایا مصطفیٰ♣ مرحبایا مصطفیٰ♣ مرحبایا مصطفیٰ ♣ مرحبایا مصطفیٰ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے توریت میں اُمّتِ مصطفیٰ کی جو خُصُوصیات پڑھیں انہیں سُن کر ہوسکتا ہے کسی کے ذِہن میں یہ خیال پیدا ہو کہ یہ تو اُمَّتِ محبوب کی شان وعظمت کو بیان کیا گیا ہے نہ کہ شانِ مُصطفٰے کو! تو یاد رکھئے! اس اُمَّت کو جو شان وشوکت، عظمت وفضیلت اور خصوصیات نصیب ہوئیں وہ درحقیقت نبیِ مکرم، نورِ مجسم، شاہِ آدم وبنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وُجودِ مُعظّم کی برکتوں کا ہی تو صدقہ ہے، اگر سرکارِ مکہ مُکرمہ، سردارِ مدینۂ منوّرہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف نہ لاتے تو اس دُنیا میں نہ جن ّ ہوتے نہ انسان، نہ سورج ہوتا نہ چاند، نہ زمیں ہوتی نہ آسمان، نہ جنت و دوزخ ہوتے نہ ہی حُور وغِلمان، نہ لوح وقلم ہوتے نہ عرش وکرسی۔ الغرض حُضُورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ پاک ہی مقصدِ تخلیقِ کائنات ہے۔ جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُما سے روایت ہے:

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے **حضرتِ** سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو وحی بھیجی: اے عیسیٰ! محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لا! اور تیری اُمّت میں سے جو لوگ اس کا زمانہ پائیں، انہیں بھی

حکم کرنا کہ اس پر ایمان لائیں "فَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ اٰدَمَ وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَلَا النَّارَ" کیونکہ اگر محمدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ گرامی نہ ہوتی تو میں نہ آدم کو پیدا کرتا، نہ ہی جنت و دوزخ بناتا" جب میں نے عرش کو پانی پر بنایا تو وہ اس وَقت جُنْبِش کر رہا تھا میں نے اس پر "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" لکھ دیا، تَو وہ ٹھہر گیا۔ (خصائص الکبری، باب خصوصیتہ بکتابة اسمه الشریف... الخ، ۱/۱۴)

زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکاں تمہارے لئے
چُنین و چُناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے

دَہن میں زباں تمہارے لیے بدن میں ہے جاں تمہارے لیے
ہم آئے یہاں تمہارے لیے اُٹھیں بھی وہاں تمہارے لیے

تمہاری چمک تمہاری دمک تمہاری جھلک تمہاری مہک
زمین و فلک سماک و سمک میں سِکّہ نِشاں تمہارے لئے

کلیم و نجی مسیح وصفی خلیل و رضی رسول و نبی
عتیق و وصی غنی و علی ثنا کی زباں تمہارے لیے

یہ شمس و قمر یہ شام و سحر یہ برگ و شجر یہ باغ و ثمر
یہ تیغ و سپر یہ تاج و کمر یہ حکمِ رواں تمہارے لئے

(حدائق بخشش، ص۳۴۹،۳۴۸)

اشعار کا خلاصہ!

اے میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! کائنات اور اس میں بسنے والی تمام اشیا کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہی کی خاطر پیدا کیا گیا ہے، ہماری زبانیں، ہماری زندگیاں، ہمارا اس دنیا میں آنا، سب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہی کے کرم کا صدقہ ہے اور بروزِ محشر بھی (اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ) آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہی کی شانِ یکتائی دیکھنے کیلئے اُٹھیں گے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی چمک دَمک، جھلک اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خُوشبو (سے سارا عالم فیضیاب ہو رہا ہے اور) زمین ہو یا آسمان، بلندی ہو یا پستی، ہر طرف آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہی کی شان و عظمت کا سِکّہ چل رہا ہے، (حضرت) موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام ہوں یا (حضرت) نُوح عَلَیْہِ السَّلَام، (حضرت) عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام ہوں یا (حضرت) آدم عَلَیْہِ السَّلَام، (حضرت) ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام ہوں یا (حضرت) اسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام بلکہ ہر رسول و نبی نیز صدیق و فاروق، عثمان و علی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

عَنْہُم) الغرض ہر ذِی شان ہستی نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف و توصیف کے قصیدے پڑھے۔ یہ چاند و سورج، صبح و شام، درخت اور پتے، پھل اور باغ، تلوار اور ڈھال، تاجِ شاہی سب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کے کرم کا صدقہ ہے، الغرض آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مقام اس قدر بلند و بالا ہے کہ سارے جہاں میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کا حکم جاری و ساری ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ بات واضح ہوگئی کہ دُنیا کی تمام چیزوں کو وجود کی دولت، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کے تَوَسُّل وصدقے سے نصیب ہوئی، آپ ہی اَصلِ کائنات اور مَنْبَعِ موجودات ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمام اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلام حتّٰی کہ حضرت سَیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام بلکہ ساری مخلوق اور تمام کائنات سے پہلے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نور کو اپنی **قدرتِ کاملہ** سے پیدا فرمایا جیسا کہ حدیثِ جابر رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ ہے: "**اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرَ نَبِیِّكَ یَا جَابِر** یعنی اے جابر! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سب سے پہلے تیرے نبی کے نُور کو پیدا فرمایا۔" (کشف الخفاء، حرف الھمزۃ مع الواو، ۱/۲۳۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً حُضور جانِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ طَیِّبہ بَشَرِیَّت کے ساتھ ساتھ نُور سے بھی معمور ہے۔ بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو قاسِمِ نور یعنی نور تقسیم فرمانے والے ہیں کہ جسے چاہیں پُرنُور فرمادیں۔ حضرتِ سَیِّدُنا اُسید بن اَبی ایاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وہ خُوش نصیب صحابی ہیں کہ جن کے چہرے پر مدینے کے تاجدار، شَہَنْشاہِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بار ہاتھ پھیرا اور ان کے سینے پر اپنا دَستِ پُرانوار رکھا تو کہا جاتا ہے کہ جب بھی وہ کسی تاریک گھر میں داخِل ہوتے تو وہ گھر روشن و مُنَوَّر ہوجاتا۔ (کنز العمال، کتاب الفضائل، باب فی فضائل الصحابہ، ۷/۱۲۳، الجزء الثالث عشر، حدیث: ۳۶۸۱۹، الخصائص الکبریٰ، باب الآیۃ فی اثر یدہ من الشفاء والبریق۔۔۔ الخ، ۲/۱۴۲)

آیئے! ہم بھی مل کر اس نور والے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد کے گُن گاتے ہیں، جن کی

برکت سے کفر و شرک کی ساری ظلمتیں چھٹ گئیں اور ہر طرف نُور ہی نُور چھا گیا:

عیدِ میلادُ النّبی ہے دل بڑا مسرور ہے ہر طرف ہے شادمانی رَنج و غم کافُور ہے
اِس طرف جو نُور ہے تو اُس طرف بھی نُور ہے ذَرّہ ذَرّہ سب جہاں کا نُور سے معمور ہے
آمدِ سرکار سے ظُلمت ہوئی کافُور ہے کیا زمیں کیا آسماں ہر سمت چھایا نُور ہے
جشنِ میلادُ النّبی ہے کیوں نہ جُھومیں آج ہم مُسکراتی ہیں بہاریں سب فضا پُر نُور ہے
مل کے دیوانو! پڑھو سارے دُرُود اب جُھوم کر آج وہ آیا جہاں میں جو سراپا نُور ہے
آمنہ تجھ کو مبارک شاہ کا مِیلاد ہو تیرا آنگن نُور، تیرا گھر کا گھر سب نُور ہے

(وسائل بخشش، ص ۴۸۳، ۴۸۴)

سرکار کی آمد مرحبا♣ سردار کی آمد مرحبا♣ سالار کی آمد مرحبا♣ مختار کی آمد مرحبا♣ غمخوار کی آمد مرحبا♣ تاجدار کی آمد مرحبا♣ شاندار کی آمد مرحبا♣ مرحبا♣ مرحبایا مصطفٰے♣ مرحبایا مصطفٰے♣ مرحبایا مصطفٰے♣ مرحبایا مصطفٰے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایسی شان و عظمت عطا فرمائی ہے کہ تمام ہی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قصیدے پڑھتے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فضائل و کمالات بیان کرتے آئے ہیں، جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا امام بُوصیری اپنے مشہورِ زمانہ ''قصیدہ بُردہ شریف'' میں فرماتے ہیں:

وَکُلُّھُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ مُلْتَمِسٌ
غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّیَمِ

ترجمہ: تمام انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بحرِ کرم سے ایک چُلّو یا بارش کے ایک قطرے کے طلب گار ہیں۔

اس ضمن میں اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جو ارشاد فرمایا، آیئے! اس کا خُلاصہ سنتے ہیں: تمام ہی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی پاک مَحافل و مَجالس میں حضور سَیِّدُ المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فضائل ومَناقب بیان کرتے اور اپنی محفلوں کو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف وتوصیف سے مُزیَّن کرتے اور اپنی اُمَّتوں سے حضور پُرنُور پر ایمان لانے اور آپ کی مدد کرنے کا عہد لیتے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۳۰/۱۳۵ ملخصا)

کلیم ونجی مسیح وصفی خلیل ورضی رسول ونبی
عتیق و وصی غنی وعلی ثنا کی زباں تمہارے لیے

(حدائق بخشش، ص ۳۴۸)

شعر کا خلاصہ: حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام ہوں یا حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام، حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام ہوں یا حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام، حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام ہوں یا کوئی بھی نبی ورسول عَلَیْہِ السَّلَام ہو، صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہوں یا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہوں یا علیُّ المُرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم الغرض ہر ایک آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کی تعریف وثنا میں مشغول نظر آرہا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شانِ مُصْطَفٰے بزبانِ آدم صَفِیُّ اللّٰہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا آدم صفیُّ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ذاتِ مقدسہ سے کون ناواقف ہے کہ جنہیں ربّ تعالیٰ نے تمام انسانوں کے باپ (والد) بننے کا شرف عطا فرمایا، تمام فرشتوں سے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو سجدہ کروایا اور اپنی بنائی ہوئی جنّت کا نظارہ کروایا، اس قدر بلند و بالارُتبہ نصیب ہونے کے باوجود حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی محبت کا عالم تو مُلاحظہ فرمایئے کہ ایک مرتبہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے نورِ نظر حضرت شِیْث عَلَیْہِ السَّلَام کو نصیحت کرتے ہوئے

ان کے سامنے بڑے ہی دلنشین انداز میں تاجدارِ انبیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مدح سرائی فرمائی اور انہیں ذِکرِ مُصطفٰے کرتے رہنے کی تلقین بھی ارشاد فرمائی۔ چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا آدم صفیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اپنے بیٹے حضرت شِیْث عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے فرمایا: تُم جب بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکْر کرو تو ساتھ حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ نامی، اِسْمِ گرامی بھی ذِکْر کرنا، کیونکہ میں نے اُس وَقْت بھی اُن کا مُبارَک نام عَرْش کے سُتُونوں پر لکھا ہوا دیکھا تھا، جب میں رُوْح اور مٹی کے دَرْمِیان (تَخْلِیقی مَراحِل میں) تھا، پھر جب مُجھے آسمانوں کی سَیر کرائی گئی تو اس وَقْت بھی میں نے ہر جگہ اِن کا اِسْمِ گرامی لکھا دیکھا، پھر میرے رَبّ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے جنَّت میں ٹھہرایا تو وہاں بھی میں نے ہر جَنَّتی مَحل اور دروازے پر نامِ محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) لکھا پایا، اس کے عِلاوہ حُوْرُ الْعِیْن کی پیشانیوں، دَرَخْتِ طُوبٰی و دَرَخْتِ سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی اور دیگر جَنَّتی دَرَخْتوں کے پتّوں نیز حِجاباتِ اِلٰہیّہ کے کَناروں اور فِرِشْتوں کی آنکھوں کے دَرْمیان بھی یہی نامِ محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لکھا ہوا دیکھا ہے۔ لہٰذا اُن کا کَثْرت سے ذِکْر کرنا، بے شک فِرِشْتے بھی ہر گھڑی ان کے ذِکْرِ خیر سے اپنی زبان تَر رکھتے ہیں۔ (تاریخ ابن عساکر، ۲۳/۲۸۱، رقم: ۲۷۸۱: شیث ویقال شبیث بن آدم)

مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب کون؟

نبی کریم، رؤف رَّحیم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب حضرت آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی: اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! مجھے محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں معاف فرمادے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: اے آدم! تم نے محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو کیسے پہچانا حالانکہ ابھی تو میں نے اسے پیدا بھی نہیں کیا؟ حضرت آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جب تُو نے مجھے پیدا کر کے میرے اندر

رُوح ڈالی اور میں نے اپنے سر کو اُٹھایا تو میں نے عرش کے سُتونوں پر **لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** لکھا دیکھا، تو میں نے جان لیا کہ تُو نے اپنے نام کے ساتھ اس کا نام ملایا ہے جو تجھے تمام مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: اے آدم! تُو نے سچ کہا، بیشک وہ تمام مخلوق میں میری بارگاہ میں سب سے زیادہ محبوب ہے۔ تم اس کے وسیلے سے مجھ سے دعا کرو میں تمہیں معاف کر دوں گا اور "**وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُكَ**" اگر محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) نہ ہوتے تو میں تمہیں پیدا نہ کرتا۔ (مستدرک، ومن کتاب آیات رسول اللہ...الخ، استغفار آدم علیہ السلام...الخ، ۳/۵۱۷، حدیث:۴۲۸۶)

نُوح و خلیل و مُوسیٰ و عیسیٰ سب کا ہے آقا نامِ محمد
آنکھوں کا تارا نامِ محمد دِل کا اُجالا نامِ محمد
اللّٰہُ اَکْبَر رَبُّ الْعُلٰی نے ہر شے پہ لکھا نامِ محمد
ہیں یُوں تو کثرت سے نام لیکن سب سے ہے پیارا نامِ محمد
دولت جو چاہو دونوں جہاں کی کرلو وظیفہ نامِ محمد
صلِّ علیٰ کا سہرا سجاکر دُولہا بنایا نامِ محمد
شیدا نہ کیوں ہوں اس پر مسلماں رَبّ کو ہے پیارا نامِ محمد
آنکھوں میں آ کر دل میں سَما کر رنگت رَچا جا نامِ محمد

(قبالہ بخشش، ص ۷۳، ۷۴)

سرکار کی آمد مرحبا♣ سردار کی آمد مرحبا♣ سالار کی آمد مرحبا♣ مختار کی آمد مرحبا♣ غمخوار کی آمد مرحبا♣ تاجدار کی آمد مرحبا♣ شاندار کی آمد مرحبا♣ مرحبایا مصطفٰے♣ مرحبایا مصطفٰے♣ مرحبایا مصطفٰے♣ مرحبایا مصطفٰے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے ابُو البشر حضرت سَیِّدُنا آدم صفیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ

وَالسَّلَام کی مُبارک زبان سے شانِ مصطفٰے سماعت کرنے کی سعادت حاصل کی، یقیناً اس کو رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر خدا کا خاص فضل واحسان ہی کہا جا سکتا ہے کہ اس دُنیا میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد سے قبل ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے معصوم ہستیوں کے ذریعے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت بیان فرمائی، حضرت آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد نبوت کا سلسلہ چلتا رہا، یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سَیِّدُنا نوح عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو لوگوں کی اصلاح کے لئے دنیا میں بھیجا، یقیناً آپ کا مقام ومرتبہ بھی نبیوں میں بہت بلند و بالا ہے، آپ نے اپنی قوم کو سیدھی راہ پر لانے کی کوششوں میں کوئی کسر نہ چھوڑی، مگر سوائے چند لوگوں کے یہ بدنصیب قوم اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہی حتّٰی کہ میدانِ محشر میں یہ بدبخت قوم رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کھڑے ہو کر بھی آپ پر جھوٹ باندھے گی، پھر جب حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہِ الٰہی میں حقیقت کو واضح کریں گے تو اسی دوران تمام اوّلین وآخرین اہلِ محشر کے سامنے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اوصاف بھی بیان فرمائیں گے۔ آیئے! اب حضرت سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی مبارک زبان سے شانِ مصطفٰے سُنتے ہیں، چنانچہ

شانِ مُصطفٰے بزبانِ نوح نَجِیُّ اللہ

نبیِ کریم، رؤف و رحیم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی امت کو بُلائے گا اور فرمائے گا: تم نے نوح کو کیا جواب دیا تھا؟ وہ کہیں گے: انہوں نے نہ ہمیں کبھی دعوت دی، نہ تیرا کوئی حکم پہنچایا، نہ کبھی نصیحت کی اور نہ ہمیں کسی چیز کا حکم دیا اور نہ منع کیا، حضرت سَیِّدُنا نوح نَجِیُّ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام عرض کریں گے: اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! میں نے انہیں ایسی دعوت دی جو اوّلین و آخرین سب کو شامل تھی، اللہ عَزَّوَجَلَّ فرشتوں سے فرمائے گا: احمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اوران کی امت کو بلاؤ، تو رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی امت اس شان سے

حاضر ہوں گے کہ ان کا نُور ان کے آگے آگے ہو گا۔ حضرت سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام ، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اورآپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمَّت سے کہیں گے: کیا آپ جانتے ہیں کہ میں نے اپنی قوم کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پیغام پہنچا دیا تھا اور انہیں سمجھانے کو بہت کوششیں کی تھیں اور پوشیدہ اوراعلانیہ ان کو دوزخ سے بچانے کی کوششیں کیں لیکن پھر بھی یہ میری دعوت سے دُور بھاگتے رہے۔ تو محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی اُمّت کہیں گے: ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے جو کچھ کہا ہے، وہ سب سچ ہے۔ اس پر حضرت سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم کہے گی: اے احمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کو اور آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی امت کو اس کا کیا علم ؟ ہم سب سے پہلی اُمَّت ہیں جبکہ آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) اور آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی اُمَّت سب سے آخر میں تشریف لائے ہیں، تو محمدٌ رَّسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سورۂ نُوح تلاوت فرمائیں گے ، جب آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) سورت ختم فرمائیں گے تو آپ کی امت کہے گی کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ سچا واقعہ ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی غالب حکمت والا ہے۔

(مستدرک،کتاب: تواریخ المتقدمین من الانبیاء والمرسلین، شھادۃ نبیناوامتہ ... الخ، ۳/۴۱۴، حدیث: ۴۰۶۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے بروزِ محشر تمام نبیوں کے سرور، شفیعِ روزِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کیسی شان و عظمت عطا فرمائے گا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تبلیغِ رسالت کی تصدیق فرمائیں گے بلکہ آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) قیامت کے اس ہولناک دن تمام اہلِ محشر کی سب سے پہلے شفاعت بھی فرمائیں گے۔ یاد رکھئے! محشر کا دن پچاس ہزار (50,000) سال کا ہو گا، تانبے کی دَہکتی ہوئی زمین ہو گی، سورج ایک مِیل کے فاصلے پر رہ کر آگ برسا رہا ہو گا، بہت سے لوگ اپنے پسینے میں شرابُور ہوں گے، شِدَّتِ پیاس سے زبانیں سُوکھ کر کانٹا

ہو جائیں گی۔ نَفْسی نَفْسِی کا عالَم ہو گا اوراس کڑے وَقت میں کوئی پُرسانِ حال نہ ہو گا۔ اس پریشانی سے نَجات کے لیے اَہلِ محشر سفارشی تلاش کریں گے، جو اُنہیں اس مُصیبت سے نَجات دلائے۔ پھر یہ بات مشورے سے قرار پائے گی کہ حضرت آدم عَلَیۡہِ السَّلَام ہم سب کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے اِن کو اپنے دستِ قدرت سے بنایا اور جنت میں رہنے کو جگہ دی اور مرتبہ ٔ نُبُوّت سے سرفراز فرمایا، اُن کی خدمت میں حاضر ہونا چاہیے، وہ ہمیں اِس مُصیبت سے نجات دلائیں گے۔ چنانچہ وہ لوگ بڑی مشکل سے اُن کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے آدم! آپ ابُو البشر ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو اپنے دَستِ قُدرت سے بنایا اور اپنی چُنی ہوئی رُوح آپ میں ڈالی اور ملائکہ یعنی فِرشتوں سے آپ کو سجدہ کروایا اور جنّت میں آپ کو رکھا، تمام چیزوں کے نام آپ کو سکھائے، آپ کو صَفی کیا، آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حالت میں ہیں...؟! آپ ہماری شفاعت کیجیے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے نجات دے۔(حضرت آدم عَلَیۡہِ السَّلَام) فرمائیں گے: میرا یہ مرتبہ نہیں، مجھے آج اپنی جان کی فکر ہے، آج رَبّ عَزَّوَجَلَّ نے ایسا غضب فرمایا ہے کہ نہ پہلے کبھی ایسا غضب فرمایا، نہ آئندہ فرمائے، تم کسی اور کے پاس جاؤ! (پھر) لوگ عرض کریں گے: آخر کس کے پاس ہم جائیں...؟ فرمائیں گے: نُوح کے پاس جاؤ، کہ وہ پہلے رسول ہیں کہ زمین پر ہدایت کے لیے بھیجے گئے (پھر) لوگ اُسی حالت میں حضرت نُوح عَلَیۡہِ السَّلَام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور اُن کے فضائل بیان کرکے عرض کریں گے کہ آپ اپنے ربّ کے حضور ہماری شفاعت کیجیے کہ وہ ہمارا فیصلہ کر دے، یہاں سے بھی وہی جواب ملے گا کہ میں اس لائق نہیں، مجھے اپنی پڑی ہے، تم کسی اور کے پاس جاؤ! (لوگ) عرض کریں گے، کہ آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں...؟ (توحضرت نوح عَلَیۡہِ السَّلَام) فرمائیں گے: تم ابراہیم خلیلُ اللہ (عَلَیۡہِ السَّلَام) کے پاس جاؤ کہ اُن کو اللہ تعالیٰ نے مرتبہ خُلّت سے ممتاز فرمایا ہے، لوگ (جب حضرت ابراہیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے) یہاں حاضر ہوں گے، تو وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ میں اِس کے قابل نہیں، مجھے

اپنا اندیشہ ہے۔ مختصر یہ کہ وہ حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خدمت میں بھیجیں گے، وہاں بھی وہی جواب ملے گا، پھر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ (رُوحُ اللہ) عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس بھیجیں گے، وہ بھی یہی فرمائیں گے: کہ یہ کام میرے کرنے کا نہیں، آج میرے رَبّ نے وہ غَضَب فرمایا ہے کہ ایسانہ کبھی فرمایااور نہ فرمائے گا، مجھے اپنی جان کا ڈر ہے، تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ، لوگ عرض کریں گے: آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں؟ فرمائیں گے: تم اُن کے حضور حاضر ہو، جن کے ہاتھ پر فتح رکھی گئی، جو آج بے خوف ہیں، اور وہ تمام اولادِ آدم کے سردار ہیں، تم محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ، وہ خاتَمُ النَّبِیِّین ہیں، وہ آج تمہاری شفاعت فرمائیں گے، اُنہیں کے حضور حاضر ہو جاؤ، وہ یہاں تشریف فرماہیں۔ اب لوگ پھرتے پھراتے، ٹھوکریں کھاتے، روتے چلّاتے، دُہائی دیتے حاضرِ بارگاہِ بے کس پناہ ہو کر عرض کریں گے: اے محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی! حضور کے ہاتھ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فتحِ باب (یعنی کامیابی کے دروازے کا کھلنا) رکھا ہے، آج حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) مطمئن ہیں، اِن کے علاوہ اور بہت سے فضائل بیان کر کے عرض کریں گے: حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) ملاحظہ تو فرمائیں ہم کس مصیبت میں ہیں! اور کس حال کو پہنچے! حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) بارگاہِ خداوندی میں ہماری شفاعت فرمائیں اور ہم کو اس آفت سے نجات دلوائیں۔ حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) جواب میں ارشاد فرمائیں گے: (اَنَا لَھَا) یعنی میں ہی اس کام کے لیے ہوں، میں ہی وہ ہوں جسے تم تمام جگہ ڈھونڈ آئے ہو، یہ فرما کر سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بارگاہِ عزّت میں حاضر ہوں گے اور سجدہ کریں گے۔ ارشاد ہو گا "اے محمد! (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) اپنا سر اٹھاؤ اور کہو، تمہاری بات سُنی جائے گی اور مانگو جو کچھ مانگو گے ملے گا اور شفاعت کرو، تمہاری شفاعت مقبول ہے۔ (بہارِ شریعت، ۱/۱۳۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! دیکھا آپ نے کہ اللہ رَبُّ الْعِزت عَزَّوَجَلَّ نے

ہمارے آقا و مولی، محمد ِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کیسی نرالی شان وشوکت کا مالک بنایا کہ مَحْشَر کے اس ہولناک دن جبکہ انسان اپنے بہن بھائیوں، ماں باپ اور بیوی بچّوں سے بھاگتا پھر رہا ہو گا، اُس سخت دن ہر کسی کو اپنی ہی پڑی ہو گی، ایسے کڑے دن میں رحیم و کریم آقا، شفیع و شفیق آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ گنہگار اُمَّت کو عذابِ دوزخ سے بچانے کی خاطر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بار گاہِ عالی میں مُسَلْسَل شفاعتِ اُمَّت کی اِجازت طَلَب فرمائیں گے، پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے محبوب رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو شفاعت کا اِخْتیار عطا فرمائے گا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اپنے اُمَّتیوں کی شفاعت کر کے اُنہیں جہنّم سے چُھٹکارا دِلوا کر داخلِ جنّت فرمائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

قِیامت کی ہوش اُڑانے والی مصیبتوں میں ہمارا بگڑا ہوا کام کس طرح بنے گا، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ عَلَیْہ کے بھائی جان حضرت مولانا حسن رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ عَلَیْہ اس کی منظر کشی کرتے ہوئے اپنے کلام میں فرماتے ہیں:

تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہو گا ہمارا بگڑا ہوا کام بن گیا ہو گا
گناہگار پہ جب لُطف آپ کا ہو گا کیا بغیر کیا بے کیا، کیا ہو گا
خُدا کا لُطف ہوا ہوگا دستگیر ضرور جو گرتے گرتے تِرا نام لے لیا ہو گا
دِکھائی جائے گی محشر میں شانِ محبوبی کہ آپ ہی کی خوشی آپ کا کہا ہوگا
کسی کے پاؤں کی بیڑی یہ کاٹتے ہوں گے کوئی اسیر غم ان کو پُکارتا ہو گا
کسی طرف سے صدا آئے گی حضور آؤ نہیں تو دَم میں غریبوں کا فیصلہ ہو گا
کوئی کہے گا دُہائی ہے یا رسول اللہ تو کوئی تھام کے دامن مچل گیا ہوگا
یہ بے قرار کرے گی صدا غریبوں کی مقدس آنکھوں سے تار اشک کا بندھا ہوگا
ہزار جان فِدا نرم نرم پاؤں سے پُکار سُن کے اسیروں کی دوڑتا ہوگا

عزیز بچّہ کو ماں جس طرح تلاش کرے خدا گواہ یہی حال آپ کا ہو گا
خدائی بھر اِنہیں ہاتھوں کو دیکھتی ہوگی زمانہ بھر اِنہیں قدموں پہ لوٹتا ہوگا
میں اُن کے دَر کا بھکاری ہوں فضلِ مولیٰ سے حسنؔ فقیر کا جنّت میں بِستَرا ہو گا

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سرکار کی آمد مرحبا♣ سردار کی آمد مرحبا♣ سالار کی آمد مرحبا♣ مختار کی آمد مرحبا♣ غمخوار کی آمد مرحبا ♣ تاجدار کی آمد مرحبا♣ شاندار کی آمد مرحبا♣ مرحبایا مصطفٰے♣ مرحبایا مصطفٰے♣ مرحبایا مصطفٰے ♣ مرحبایا مصطفٰے

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عموماً جو شخص جتنے بڑے مرتبے پر فائز ہوتا ہے اس کے اندر موجود خوبیاں بھی اسی قدر عُمدہ و بے مثال ہونی چاہئیں، جن کے سبب وہ دیگر لوگوں سے ممتاز ہوسکے، اوراگر اس کے اندر بیک وقت کئی عُمدہ خوبیاں جمع ہو جائیں تو اب اس کے مقام و مرتبے کو مزید چار چاند لگ جاتے ہیں، یقیناً نبیوں کی ذات مخلوق میں سب سے افضل و اعلیٰ اور ہر طرح سے ممتاز ہی ممتاز ہے، اللہ تعالیٰ نے انہیں مختلف خوبیوں سے مُزَیَّن فرمایا ہے، مگر سیِّد عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عظمت و شان پر قُربان جائیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو خوبیاں دیگر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو عطا فرمائیں وہ سب کی سب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات میں جمع فرمادیں۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ

کوئی مثل مصطفٰے کا کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا کسی اور کا یہ رُتبہ کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا

حضرت علامہ محمد نور بخش توکلی نے اپنی کتاب **"سیرتِ رسولِ عربی"** میں ان خوبیوں کو ذکر فرمایا ہے جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے پہلے دیگر انبیائے کرام کو عطا کی گئیں تھیں اور یہی خوبیاں نبیوں کے سرور، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بھی عطا کی گئیں، آیئے! ہم بھی ان خوبیوں کا خلاصہ سنتے ہیں۔

﴿1﴾ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبیاں:

حضرت (سَیِّدُنا) آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں کے ناموں کا علم دیا نیز آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) کو فرشتوں نے سجدہ کیا۔ جبکہ محمدِ مصطفٰی، احمد مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ نے ناموں کے علاوہ مُسَمَّیات کا بھی علم دیا (یعنی نہ صرف تمام چیزوں کے ناموں کا عِلم دیا بلکہ جن چیزوں کے یہ نام ہیں، ان چیزوں کا بھی عِلم عطا فرمادیا)۔ آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر اللہ (عَزَّ وَجَلَّ) اور اس کے فرشتے دُرُود بھیجتے رہتے ہیں اور مومنین بھی دُرُود و سلام بھیجتے ہیں۔ یہ کامل ترین بُزرگی ہے کیونکہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو کیا جانے والا سجدہ تو بس ایک دفعہ ہی ہوا اور دُرُود و سلام ہمیشہ کے لئے جاری ہے اور یہ بُزرگی بہت زیادہ عُموم والی بھی ہے کیونکہ سجدہ کرنے میں تو صرف فرشتے شامل تھے جبکہ دُرُود میں اللہ (عَزَّ وَجَلَّ)، فرشتے اور مومنین سب شامل ہیں۔ حضرت سَیِّدُنا امام فخرُ الدّین رازی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ "تفسیر کبیر" میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو اس لئے سجدہ کا حکم دیا تھا کہ اس وقت نورِ محمدی حضرت سَیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پیشانی میں موجود تھا۔

(تفسیر کبیر، سورۃ البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۵۳، الجزء: ۲، ۵۲۵/۳)

مومنو! پڑھتے نہیں کیوں اپنے آقا پر دُرُود
ہے فِرشتوں کا وظیفہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

(قبالۂ بخشش، ص ۹۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿2﴾ حضرت ادریس عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبیاں:

حضرت سَیِّدُنا ادریس عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اُٹھایا۔ جبکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ نے شبِ معراج آسمانوں کے اوپر مقام قَابَ قَوْسَیْنِ تک اُٹھایا۔

﴿3﴾ حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبیاں:

❀حضرت سَیِّدُنا نُوح عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر اِیمان لانے والوں کو اللہ تعالٰی نے غرق ہونے سے نجات دی۔ جبکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وُجُود کی بَرَکت سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمت فَنَا کر دینے والے عذاب سے محفوظ رہی (جیسا کہ پارہ 9 سُوْرَۃُ الْاَنْفَال کی آیت نمبر 33 میں اِرشادِ باری تعالٰی ہے:)

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَ اَنْتَ فِیْهِمْ ؕ ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ کا کام نہیں کہ انھیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو۔ (پ ۹، الانفال: ۳۳)

❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کَشتیِ نُوح کو بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہی کے نُور کی بَرَکت سے غَرق ہونے سے بچایا کیونکہ اُس وقت نُورِ محمدی حضرت سَیِّدُنا سام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی پیشانی میں تھا۔ (شرح زرقانی، المقصد الاول...الخ، غزوہ تبوک...الخ، ۴/۱۰۴)

کَشتیِ نوح میں، نارِ نمرود میں
بطنِ ماہی میں یُونُس کی فریاد پر
آپ کا نامِ نامی اے صلِّ علیٰ
ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آ گیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿4﴾ حضرت صالح عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبیاں:

حضرت سَیِّدُنا صالح عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کیلئے اللہ تعالٰی نے پتھر میں سے اُونٹنی نکالی اور آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام فصاحت میں بے مثل تھے۔ جبکہ اُونٹ نے بارہویں والے مُصطفٰی، حبیبِ کبریا، آمِنہ کے دِلربا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کی اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کلام کیا۔ فصاحت میں کوئی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا۔ (خصائص کبریٰ، ذکر معجزاتہ فی ضروب الحیوانات، باب قصة الجمل، ۹۵/۲)

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سُخن ہے جس میں سُخن نہ ہو وہ بیان ہے جس کا بیاں نہیں

(حدائق بخشش، ص107)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

﴿5﴾ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبیاں:

حضرت سَیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کیلئے اللہ تعالیٰ نے آگ کو ٹھنڈا کر دیا۔ جبکہ آپ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نور کی برکت سے حضرت سَیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ پر آگ ٹھنڈی ہوئی۔(شرح زرقانی، المقصدالاول...الخ، غزوہ تبوک...الخ، ۱۰۵/۴) حلیمہ کے پیا، محبوبِ ربُّ العُلیٰ، سید الانبیاء صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادت شریف پر فارس کی آگ جو ہزار(1000) برس سے نہ بُجھی تھی بُجھ ہو گئی۔ (خصائص کبری، ذکر معجزاتہ...الخ، باب:الایة فی عدم احراق النار...الخ، ۱۳۳/۲)

﴿6﴾ حضرت اسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبیاں:

حضرت سَیِّدُنا اِسمٰعیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو آپ کے والدِ محترم حضرت سَیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ذبح کرنے لگے تو آپ نے صَبر کیا۔ جبکہ نبیِ کریم، رؤف و رحیم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا شَقِّ صَدْر ہوا (یعنی سینۂ مبارک چاک ہونے کا واقعہ حقیقتاً رونما ہوا) جبکہ حضرت اسمٰعیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ذَبْح نہیں کیا گیا بلکہ آپ کی جگہ دُنْبہ ذَبْح کیا گیا۔(شرح زرقانی، المقصدالخامس...الخ، فی تخصیصہ بخصائص المعراج، ۲۸/۸-۲۹)

﴿7﴾ حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبیاں:

حضرت سَیِّدُنا یعقوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جب حضرت سَیِّدُنا یُوسُف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

کے بھائیوں نے خَبَر دی کہ یُوسُف (عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کو بھیڑیا کھا گیا ہے تو حضرت یعقوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بھیڑیے کو بُلا کر پُوچھا تو بھیڑیے نے کہا: میں نے یُوسُف (عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کو نہیں کھایا۔ (خصائص کبریٰ، ۱۸۲/۲) جبکہ میرے آقا، مکے مدینے والے مُصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بھیڑیے نے کلام کیا۔ (خصائص کبریٰ، ذکر معجزاته . . . الخ، باب: قصة الذئب، ۳۰۸/۲)

﴿8﴾ حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبیاں:

حضرت سَیِّدُنا یُوسُف عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اللہ تعالیٰ نے بڑا حُسْن و جَمال عطا فرمایا۔ جبکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ایسا حُسن عطا ہوا کہ کسی اور کو نہیں مِلا، حضرت سَیِّدُنا یُوسُف عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو تو آدھا حُسن مِلا تھا مگر حسین و جمیل، محبوبِ ربِّ جلیل صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مُکَمَّل حُسن مِلا۔

(خصائص کبریٰ، باب اختصاصه . . . الخ، ۳۱۵/۲)

حُسنِ یوسُف پہ کٹیں مِصر میں اَنگُشتِ زَناں
سَر کٹاتے ہیں ترے نام پہ مردانِ عرب (حدائقِ بخشش، ص۵۸)

شعر کی وضاحت: حضرت سَیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے حُسن کو دیکھ کر مِصر کی عورتیں بے اختیار اُنگلیاں کاٹ بیٹھی تھیں جبکہ ہمارے نبیِ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صرف نام پر عرب کے نوجوان اپنے سر کٹاتے رہے ہیں اور تا قیامت کٹاتے رہیں گے۔

﴿9﴾ حضرت ایُّوب عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبیاں:

حضرت سَیِّدُنا ایُّوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام صَبْر کرنے والے تھے۔ جبکہ صَبْر میں ہمارے آقا و مولیٰ، محمد رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَحوال بہت زیادہ ہیں۔ یعنی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا صبر بہت عظیم تھا۔

﴿10﴾ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبیاں:

حضرت سَیِّدُنا موسیٰ علیٰ نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو یَدِ بَیْضَا (روشن ہاتھ) عطا ہوا۔ جبکہ روشن رسول، آمِنہ کے مہکتے پھول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پُشْتِ مُبارَک پر مُہرِ نُبُوَّت تھی، اِس کے علاوہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سَراپا نُور تھے، اگر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ لباسِ بَشَرِیَّت میں نہ ہوتے تو کوئی بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جَمال کی تاب نہ لاتا۔

اِک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالم کو
وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو

(ذوقِ نعت، ص ۱۴۲)

حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عَصَا مار کر پتّھر سے پانی جاری کر دیا۔ جبکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی اُنگلیوں سے چشموں کی طرح پانی جاری کر دیا۔ (**خصائص کبریٰ، ذکر بقية المعجزات ...الخ، باب: نبع الماء من بين اصابعه ...الخ، ۲/۶۷**) یہ اُس سے بڑھ کر ہے کیونکہ پتّھر کے اندر سے پانی کا نکلنا تو مشہور و معروف ہے مگر خون و گوشت میں سے پانی کا نکلنا واہ واہ۔

انگلیاں ہیں فیض پر ٹُوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنجابِ رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

(حدائقِ بخشش، ص ۱۳۴)

﴿11﴾ حضرت یوشع عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبیاں:

حضرت سَیِّدُنا یُوشَع عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے سُورج ٹھہرایا گیا۔ جبکہ رسولوں کے سردار، انبیاء کے تاجدار، رسولِ شاندار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لئے بھی سُورج غُروب ہونے سے روکا گیا۔ (**شرح زرقانی، المقصد الرابع ...الخ، ردالشمس له ...الخ، ۶/۴۹۳**)

اشارے سے چاند چیر دیا چھپے ہوئے خور کو پھیر دیا
گئے ہوئے دن کو عصر کیا یہ تاب و تواں تمہارے لئے

(حدائق بخشش، ص ۳۵۱)

﴿13﴾ حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبیاں:

حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ پہاڑ تسبیح پڑھتے تھے۔ جبکہ سارے نبیوں کے تاجدار، محبوبِ پروردگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دَستِ مُبارک میں کنکروں نے تَسْبِیْح پڑھی بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دوسروں کے ہاتھ میں بھی کنکروں سے تسبیح پڑھوادی۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے کھانے سے تَسْبِیْح کی آواز آیا کرتی تھی کیونکہ پہاڑ تو خُشوع و خُضوع سے مُتَّصِف ہیں مگر کھانے سے تَسْبِیْح مشہور و معروف نہیں۔

سنگ و شجر سلام کو حاضر ہیں السّلام

کلمے سے تر زبان درخت و حجر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص ۲۱۰)

پرندے **حضرت سَیِّدُنا داوٗد** عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے تابع کر دیئے گئے۔ جبکہ میرے نبی، پیارے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لیے پرندوں کے ساتھ ساتھ دیگر حیوانات (اُونٹ، بھیڑیے، شیر وغیرہ) بھی اِطاعت گزار و فرمانبردار کر دیئے گئے۔

حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ہاتھ میں لوہا موم کی طرح نَرم ہو جاتا جبکہ میرے آقا، محمدِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لئے شبِ مِعْراج ایک بڑا پتھر خمیر (یعنی گوندھے ہوئے آٹے) کی مانند نرم ہو گیا تھا۔ **(دلائل النبوۃ، الفصل الثلاثون فی ذکر... الخ، رقم: ۲، ۵۳۹/۳۵۳)**

حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نہایت خوش آواز تھے جبکہ پیارے آقا، شبِ اسریٰ کے دُولہا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی نہایت خوش آواز تھے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: **وَکَانَ نَبِیُّکُمْ اَحْسَنَہُمْ وَجْھًا وَ اَحْسَنَہُمْ صَوْتًا** (اور تمہارے نبی کا چہرہ سب سے زیادہ حسین اور آواز بہت زیادہ خوبصورت تھی) **(شمائل محمدیة، باب: ما جاء فی قراء ة رسول اللّٰہ، حدیث: ۳۰۳، ص ۱۸۳ و فتح الباری، کتاب مناقب الانصار، باب**

المعراج، تحت الحدیث:۳۸۸۸، ۷/۱۷۹)

﴿14﴾ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبیاں:

حضرت سَیِّدُنا سُلَیمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو عظیم سَلْطَنَت عطا ہوئی۔ جبکہ غریبوں کے آقا، یتیموں کے مولیٰ، محمدِ مصطفیٰ، یٰسین وطٰہٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو **اللہ** تعالٰی نے اِختیار دیا کہ نُبُوَّت کے ساتھ سَلْطَنَت لیں یا عُبُودِیَّت، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے عُبُودِیَّت (بندگی) کو پسند فرمایا۔ **اللہ** تعالٰی نے زمین کے خزانوں کی چابیاں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو عطا فرمائیں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اختیار دیا کہ جس کو چاہیں عطا کریں۔ (سیرت رسول عربي, ۵۵۸)

کنجی تمہیں دی اپنے خزانوں کی خدا نے
محبوب کیا مالک و مختار بنایا

(ذوقِ نعت، ص۳۳)

حضرت سَیِّدُنا سُلَیمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پرندوں کی بولی سمجھتے تھے۔ جبکہ رسولِ بے مثال، آمِنہ کے لال، محبوبِ ربِّ ذُوالجلال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُونٹ بھیڑیے وغیرہ حیوانات کا کلام سمجھتے تھے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے پتھر نے کلام کیا، جسے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سمجھ لیا۔

ہاں یہیں کرتی ہیں چڑیاں فریاد ہاں یہیں چاہتی ہے ہرنی داد
اِسی در پر شترانِ ناشاد گلۂ رنج و عنا کرتے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۱۳)

شعر کی وضاحت: نبیِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ تو وہ عظیم بارگاہ ہے جہاں انسان تو انسان بلکہ چڑیاں اپنی فریاد لے کر آتی ہیں اور ان کی فریاد رسی کی جاتی ہے، ہرنی انصاف کی طلب گار بن کر حاضر ہوتی ہے مُراد پاکر خُوش وخُرم لوٹتی ہے، یہی تو وہ در ہے جہاں اُونٹ

شکایت لے کر حاضر ہو تو اس کی بھی شکایت دُور کی جاتی ہے۔

﴿15﴾ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبیاں:

حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مُردوں کو زندہ اور اَندھوں کو آنکھ والا اور کوڑھیوں (سفید داغ کی جِلد والوں) کو اچھا کر دیتے تھے۔ جبکہ کونین کے دُولہا، اعلیٰ و بالا، میٹھے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی مُردوں کو زندہ اور اَندھوں کو آنکھ والا اور کوڑھیوں کو اچّھا کیا۔ جب خَیبَر فتح ہوا تو وہاں کی ایک غیر مسلم عورت نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو زہر والا بکری کا گوشت ھَدِیَّۃً بھیجا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بکری کا بازو لیا اور اُس میں سے کچھ کھایا وہ بازو بولا کہ مجھ میں زہر ڈالا گیا ہے۔ (شرح زرقانی، المقصد الاول۔۔۔الخ، غزوہ خیبر۔۔۔الخ، ۲۹۰/۳) یہ مُردے کو زندہ کرنے سے بڑھ کر ہے، کیونکہ یہ مَیِّت کے ایک حِصّے کا زندہ ہونا ہے حالانکہ اُس کا بقیہ جو اُس سے الگ اور مُردہ ہی تھا۔

اِک دل ہمارا کیا ہے آزار اس کا کتنا

تم نے تو چلتے پھرتے مُردے جِلا دیئے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۰۱)

شعر کی وضاحت: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میرے غموں کو دُور کرنا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کیلئے معمولی سے بات ہے کیونکہ آپ تو چلتے پھرتے مُردے زندہ فرمادیتے ہیں تو میرا دل کیا چیز ہے؟۔

حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے مِٹّی سے پرندہ بنایا جبکہ غزوۂ بدْر میں حضرت سَیِّدُنا عُکَّاشَہ بن مِحْصَن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلوار ٹُوٹ گئی تو میرے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن کو ایک خشک لکڑی عطا کردی جب اُنہوں نے اپنے ہاتھ میں لے کر ہِلائی تو وہ سفید مضبوط لمبی تلوار بن گئی۔ (شرح زرقانی، المقصد الاول، باب: غزوۃ بدر الکبری، ۳۰۱/۲) (سیرتِ رسولِ عربی، ۵۵۲ تا ۵۵۹، ملخصًا)

سب سے اَولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی سب سے بالا و وَالا ہمارا نبی

اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی	دونوں عالَم کا دُولہا ہمارا نبی
بزمِ آخر کا شمع فروزاں ہوا	نورِ اوّل کا جلوہ ہمارا نبی
جس کو شایاں ہے عرش خُدا پر جلوس	ہے وہ سلطانِ والا ہمارا نبی
بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں	شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی
سارے اچھّوں میں اچھّا سمجھئے جسے	ہے اُس اچھّے سے اچھّا ہمارا نبی
سارے اُونچوں میں اُونچا سمجھئے جسے	ہے اس اُونچے سے اُونچا ہمارا نبی
خلق سے اَولیا اَولیا سے رُسل	اور رَسولوں سے اَعلیٰ ہمارا نبی
قرنوں بدلی رَسولوں کی ہوتی رہی	چاند بدلی کا نکلا ہمارا نبی
مُلکِ کونین میں اَنبیا تاجدار	تاجداروں کا آقا ہمارا نبی

(حدائقِ بخشش، ص۱۳۸تا۱۴۰)

رہنما کی آمد مرحبا♣رہبر کی آمد مرحبا♣افسر کی آمد مرحبا♣سرْوَر کی آمد مرحبا♣محبوبِ ربّ کی آمد مرحبا♣سلطانِ عرب کی آمد مرحبا♣رسولِ اکرم کی آمد مرحبا♣نورِ مجسّم کی آمد مرحبا ♣تاجور کی آمد مرحبا♣پیمبر کی آمد مرحبا♣منوّر کی آمد مرحبا♣معطّر کی آمد مرحبا♣مرحبا یا مُصْطَفٰے♣مرحبایا مُصْطَفٰے♣مرحبایا مُصْطَفٰے♣مرحبایا مُصْطَفٰے

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!		صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

کتاب ”سیرتِ رسولِ عربی“ کا تعارف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے جو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مُعْجِزَات و خُصُوصیات سُنیں، ساتھ ہی یہ بھی سنا کہ پیارے آقا، بارہویں والے مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جامع مُعْجِزَات ہیں، یعنی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے تمام مُعْجِزَات آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کی ذاتِ پاک میں موجود ہیں۔ یہ ساری معلومات جو ہم نے سُنیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ مکتبۃُ المدینہ کی بہت ہی پیاری کتاب **"سیرتِ رَسُولِ عَرَبی"** میں موجود ہیں ۔

نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ مُبارکہ کے بارے میں مزید تفصیل کیلئے مکتبۃُ المدینہ سے اس کتاب کو ہدیۃً حاصل کیجئے اور اس کا مُطالعہ خود بھی کیجئے اور ہو سکے تو دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی ترغیب دلائیے۔یہ کتاب دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے رِیڈ(یعنی پڑھی) بھی جا سکتی ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ(Print Out) بھی کی جاسکتی ہے۔

مجلسِ اَلْمَدِیْنَۃُالْعِلْمِیَّۃ کاتعارُف

اس کتاب کی تخریج وتسہیل وغیرہ کاکام دعوتِ اسلامی کی مَجْلِس "اَلْمَدِیْنَۃُالْعِلْمِیَّۃ" نے سَرانْجام دیا ہے اوردعوتِ اِسلامی کے اِشاعتی اِدارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ نے اِسے شائع کیاہے۔ اَلْمَدِیْنَۃُالْعِلْمِیَّۃ دعوتِ اسلامی کاوہ اَہم شُعبہ ہے جس نے اِصلاحِ اُمَّت کے جذبے کے تحت خالِص عِلْمی اور اِشاعتی کام کا بیڑااُٹھایا ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اَلْمَدِیْنَۃُالْعِلْمِیَّۃ کے 16 شُعبوں میں قرآن وحدیث، تفسیر عربی سے اردو ،اردو سے عربی ترجمے اوراصلاحی کُتُب ورسائل تحریر کرنے کاکام جاری ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَلٰی اِحْسَانِہٖ

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدرسۃ المدینہ بالغان"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے 100 سے زائد شُعبہ جات میں مدنی کام کررہی ہے، آپ بھی دعوتِ اسلامی کے ساتھ وابستہ رہئے اور ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام مدرسۃُ المدینہ بالِغان بھی ہے۔ مدرسۃُ المدینہ بالِغان میں بالخصوص قُرآنِ پاک دُرست پڑھنا

سکھایا جاتا ہے۔ قرآنِ پاک سیکھنے سِکھانے کی بڑی فضیلت ہے۔ چُنانچہ،

حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ شَہَنْشاہِ مدینہ، قَرارِ قَلْب وسینہ، صاحبِ مُعطّر پسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: "خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ "یعنی تم میں بہترین شَخْص وہ ہے، جس نے قُرآن سیکھا اور دُوسروں کو سکھایا۔[1]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ قُرآنِ پاک سیکھنے سِکھانے کی ضَرورت و اَہَمِیَّت کے پیْشِ نَظر قرآنِ پاک کی تَعْلیمات کو عام کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے تَحت اسلامی بھائیوں کے لئے عُموماً بعد نمازِ عشاء مُختلف مَساجِد وغیرہ میں ہزارہا مدرسۃُالمدینہ بالِغان کی تَرکیب ہوتی ہے اوراسلامی بہنوں کے لئے مُختلف مَقامات واَوقات میں ہَزارہامدرسۃُالمدینہ بالِغات کی ترکیب ہوتی ہے، اسلامی بھائی اسلامی بھائیوں سے اور اسلامی بہنیں اسلامی بہنوں سے قرآنِ کریم پڑھتی ہیں، حُرُوف کی دُرُسْت اَدائیگی کے ساتھ قرآنِ کریم سیکھنے کے ساتھ ساتھ مُختلِف دُعائیں یاد کرنا، نمازکے مسائل سیکھنا، مختلف سُنّتیں و آداب سیکھنا، مدنی درس (درسِ فیضانِ سُنّت) کا طریقہ سیکھنا، فکرِ مدینہ کرنا وغیرہ مدرسۃ المدینہ بالغان کے جدول میں شامل ہوتا ہے، یہ جدول (دورانیہ) **63منٹ** کا ہوتا ہے۔ ہمیں بھی اپنی دُنیاو آخرت کی بھلائی کے لئے مدرسۃُالمدینہ بالِغان میں ضَرور شرکت کرنی چاہئے۔ آیئے! مدرسۃ المدینہ بالغان میں پڑھنے والے ایک عاشقِ رسول کی مَدنی بہار سُنئے۔

میری زندگی میں بہار آگئی

زم زم نگر (حیدرآباد، باب الاسلام، سندھ) کے علاقے آفندی ٹاؤن میں مقیم ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: میں ایک فیشن پرست نوجوان تھا، دنیا کی موج مستی میں گم، اپنی آخرت کے

[1] ... بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب خیرکم من تعلم القرآن...الخ، ۳/۴۱۰، حدیث:۵۰۲۷

انجام سے غافل ایامِ حیات بسر کر رہا تھا کہ میری سوئی ہوئی قسمت جاگ اُٹھی، مجھے مدرسۃُ المدینہ (بالغان) کی رُوحانی فضائیں تو کیا میسر آئیں، میری تو خوش بختی کے سفر کا آغاز ہو گیا۔ مدرسۃُ المدینہ (بالغان) کی برکات نے میرے تاریک دل کو خوفِ خدا اور عشقِ مصطفٰی کے چراغ سے منور کر دیا۔ اس میں مجھے قرآنِ پاک کی تعلیم کے ساتھ ساتھ سنّتوں پر عمل کا جذبہ بھی ملا اور ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں پڑھنے کی برکت سے میری زندگی میں بہار آگئی، فیشن پرستی و موج مستی سے نجات حاصل ہو گئی اور میں دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شانِ مُصطفٰے ایک ایسا دلچسپ موضوع ہے، اس کو بیان کرنے کیلئے یہ وقت بہت کم ہے۔ دوجہاں کے تاجدار، سارے انبیاء کے سردار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان بیان کرتے کرتے کئی صدیاں گزر گئیں، ہر ایک نے اپنے اپنے انداز میں سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان بیان کرنے کی کوشش کی، مگر کوئی بھی کماحقّہ (یعنی جیسا کہ بیان کرنے کا حق ہے) آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان بیان نہ کرسکا۔ صحابیِ رسول حضرت سَیِّدُنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں عرض کی۔

وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَقَطُّ عَيْنِی　　وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ

خُلِقْتَ مُبَرَّاءً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ　　كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

ترجمہ: (۱) آپ سے بڑھ کر کوئی حسین کبھی میری آنکھ نے دیکھا ہی نہیں (۲) آپ سے بڑھ کر حسین وجمیل کسی عورت نے جنا ہی نہیں (۳) آپ ہر عیب سے پاک پیدا کئے گئے ہیں (۴) گویا کہ آپ کو ویسا ہی پیدا کیا گیا جیسا آپ چاہتے تھے۔

اسی طرح ایک بار شہنشاہِ ابرار، صاحبِ عمامہ پُر انوار، صاحبِ پسینہ خوشبو دار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دیدارِ پُر بہار سے مشرف ہونے کے بعد حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وقتِ دیدار طاری ہونے والی کیفیت کو یاد کیا تو جذبات مچل گئے، دل بیقرار اور آنکھیں اشکبار ہوئیں تو آپ نے ایک نعتیہ کلام میں اس کا اظہار ان الفاظ میں کیا۔(مہرِ منیر، ص ۱۳۲، ملخصاً)

اَج سِک مِتراں دِی وَدھیری اے کیوں دِلڑی اُداس گھنیری اے
لُوں لُوں وِچ شوق چنگیری اے اَج نیناں لایاں کیوں جھڑیاں

اس کلام میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حسن و جمال، فضائل و کمال کو انتہائی خوبصورت انداز میں بیان فرمایا، بِالآخِر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس شعر پر اس کلام کا اختتام فرمایا۔

سُبْحَانَ اللہ مَا اَجْمَلَکَ مَا اَحْسَنَکَ مَا اَکْمَلَکَ
کتھے مِہر علی کِتّھے تیری ثنا گستاخ اکھیں کتھے جا اڑیاں

یعنی میرے آقا آپ اس قدر صاحبِ حُسن و جمال اور صاحبِ کمال ہیں کہ مجھ سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی ثناء ممکن ہی نہیں بلکہ اس سے میری کوئی مناسبت نہیں، کہاں میں اور کہاں آپ کی ذاتِ اقدس، زیارت و دیدار کا شرف فقط آپ کی کرم نوازی ہے، ورنہ میری آنکھیں اس لائق کہاں، ان سے بھی لگنے اور تکنے کی جسارت ہوگئی ہے۔(شرح سِک متراں دی، ص ۳۸۳)

امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بھی اپنے بیان و تحریر میں اور اشعار کی صورت میں نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ثنا خوانی بیان کی ہے۔ آپ کا نعتیہ دیوان **"حدائقِ بخشش"** کے نام سے مشہور و معروف ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس میں سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان میں ایک کلام لکھا کہ

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے　　باغِ خلیل کا گلِ زیبا کہوں تجھے

(حدائقِ بخشش، ص۱۷۴)

شعر کی وضاحت: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی میں تمام خُوبیاں جمع ہیں، لہٰذا میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کس کس خوبی کو بیان کروں؟ میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نبیوں کا سردار کہوں؟ اپنا آقا و مولیٰ کہوں؟ حضرت ابراہیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے باغ کا خوب صُورت پھول کہوں؟

پھر اس کے بعد نبیوں کے تاجدار، منبعِ اَنوار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مختلف اَوصاف ذکر فرماتے گئے، جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مکی مدنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بے شُمار اوصاف وکمالات، فضائل و خصوصیات پر غور کیا تو حیران رہ گئے کہ آپ کی تعریف وثنا کس طرح بیان کی جائے تو پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کلام کا اختتام ان اشعار پریوں فرمایا:

تیرے تو وصف "عیبِ تناہی" سے ہیں بَری　　حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے
کہہ لے گی سَب کچھ اُن کے ثناخواں کی خامشی　　چُپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے
لیکن رضاؔ نے ختمِ سُخن اس پہ کر دیا　　خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

(حدائقِ بخشش، ص۱۷۵)

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

اے رضاؔ خود صاحبِ قرآں ہے مدّاحِ حُضُور　　تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسول اللہ کی

(حدائقِ بخشش، ص۱۵۳)

شعر کی وضاحت: اے رضا! جب صاحبِ قرآن یعنی خدائے رحمن عَزَّوَجَلَّ نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف فرمائی ہے تو پھر تجھ سے کماحقہ تعریف کرنا کیسے ممکن ہے؟

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمام ہی انبیاورُسُل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ السَّلَام کو بے مثال خوبیوں، فضائل و کمالات اور انتہائی شان و عظمت سے نوازا ہے، حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو صفیُ اللہ بنایا، حضرت سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام کو نَجِیُّ اللہ بنایا، حضرت سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو خلیلُ اللہ بنایا، حضرت سَیِّدُنااسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کو ذبیحُ اللہ بنایا، حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو کلیمُ اللہ بنایا، حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو رُوحُ اللہ بنایا، الغرض ہر ایک نبی کو بے شُمار خوبیوں سے نوازااور ہمارے آقا، احمدِ مجتبیٰ، بارہویں والے مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو نہ صرف خلیل بلکہ اپنا حبیب بھی بنایا جیسا کہ خود حضور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے جس طرح حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ السَّلَام کو اپنا خلیل بنایا، اسی طرح مجھے بھی اپنا خلیل بنایا ہے۔ (مسلم، کتاب المساجد، باب النھی عن بناء المساجد علی القبور ... الخ، ص ۲۷۰) ایک اورارشادِ نبوی ہے: میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حبیب ہوں اور یہ فخریہ طور پر نہیں کہتا۔ (ترمذی، کتاب المناقب، باب ماجاء فی فضل النبی، ۵/۳۵۴، حدیث: ۳۶۳۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ممکن ہے کسی کے ذِہن میں یہ سوال پیدا ہو کہ آخر خلیل اور حبیب میں کیافرق ہے تو آیئے! ایک ولیِ کامل کی زبانی سنتے ہیں کہ خلیل اور حبیب کے درمیان کیا فرق ہے، چنانچہ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت مولاناشاہ امام احمد رضاخان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فتاویٰ رضویہ میں ان دونوں کے درمیان فرق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

خلیل اور حبیب کا فرق

(1) حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے قیامت کے دن رُسوائی سے بچنے کی دُعا مانگی۔ (پ۱۹، الشعراء: ۸۷) جبکہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کے صدقے ان کے

صحابہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُم کو قیامت کی رُسوائی سے بچانے کا مُژدہ سنایا(یعنی خوشخبری سُنائی)۔(پ۲۸ ،التحریم:۸)

(2)حضرت ابراہیم عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے رَبّ تعالیٰ سے مُلاقات کی تمنا کی۔ (پ۲۳، الصفت:۹۹)جبکہ رَبّ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو خُود بُلا کر شَرفِ ملاقات سے سرفراز فرمایا۔(پ۱۵ ،بنی اسرائیل:۱)

(3)حضرت ابراہیم عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ہدایت کی آرزو فرمائی۔ (پ۲۳،الصفت:۹۹)اور حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے خود اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:اور تمہیں سیدھی راہ دکھادے۔(پ۲٦، الفتح:۲)

(4)حضرت ابراہیم عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس فرشتے مُعزز مہمان بن کر آئے۔ (پ۲٦، الذّٰرِیٰت:۲۴) اور حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کیلئے رَبّ تعالیٰ نے فرمایا:فرشتے ان کے سپاہی بنے۔

(توبہ:۱۰ ،پ۴،آل عمران:۱۲۵ ،پ۲۸،التحریم:۴)

(5)حضرت ابراہیم عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی اُمّت کی مغفرت کی دُعا مانگی۔(پ۱۳،ابراہیم:۴۱) اور حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو خود اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ:اپنی اُمّت کی مغفرت مانگو۔(پ۲٦، محمد:۱۹)

(6)حضرت ابراہیم عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بعد والوں میں اپنا ذکرِ جمیل باقی رہنے کی دعا کی۔ (الشعراء: ۸۴)اور حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے خود ربّ کریم عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔(پ۳۰،الم نشرح:۴)

(7)حضرت ابراہیم عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعے میں رَبّ تعالیٰ نے فرمایا: انہوں نے قومِ لُوط سے عذاب دُور کئے جانے میں بہت کوشش کی۔(پ۱۲،ہود: ۷٦،۷۴۔پ۲۰،عنکبوت:۳۲)اور حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ربِّ غفّار عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:ان کافروں پر بھی عذاب نہ کرے گا جب تک اے رحمتِ عالم تُو ان میں تشریف فرما ہے۔(پ۹،انفال:۳۳)

(8) حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عرض کی: اے اللہ! میری دعا قبول فرما۔ (پ ۱۳، ابراھیم: ۴۰) اور حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کے ماننے والوں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: تمہارا رَبّ فرماتا ہے مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا۔ (پ ۲۴، المؤمن: ۶۰) (فتاوی رضویہ، ۳۰/۱۷۸-۱۸۲، ملخصًا)

تُو ہی انبیا کا سرور تُو ہی دو جہاں کا یاور
تُو ہی رہبر زمانہ مدنی مدینے والے
تُو خدا کے بعد بہتر ہے سبھی سے میرے سرور
تِرا ہاشمی گھرانا مدنی مدینے والے
تِری فرش پر حکومت تری عرش پر حکومت
تُو شہنشہِ زمانہ مدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش، ص ۴۲۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً پیارے آقا، محمد رَّسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان اس قدر بُلند ہے کہ ساری مخلوق مل کر بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت بیان نہیں کر سکتی۔ جب جب شانِ مُصطفٰی بیان کی جاتی ہے تو عاشقانِ رسول کے سینوں میں محبتِ مُصطفٰے کی شمع روشن ہو جاتی ہے۔ مگر یاد رکھئے! یہ مَحبّت اُسی وقت کامل مانی جائے گی، جب ہم مَحبّت کے تقاضوں کو بھی اچھی طرح پُورا کریں گے، مثلاً آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ساتھ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ارشادات، آپ کے اہلِ بیت، آپ کے صحابۂ کرام، آپ کے شہر اور آپ سے نسبت رکھنے والی ہر ہر شے سے مَحبّت اور ان کی تعظیم و توقیر بجالاتے ہوں گے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان جس طرح سرورِ کونین، نانائے حسنین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحبّت کرتے تھے،اسی طرح پیارے آقا و مولیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے نِسبت اور آپ کا جُز ہونے کی وجہ سے ساداتِ کرام سے مَحبّت اور ان کی تَعۡظِیۡم وتَوۡقِیۡر بھی کیا کرتے تھے۔ لِہٰذا ہمیں بھی ان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ساداتِ کرام کی تعظیم و توقیر کرنی چاہیے اور ان سے حُسنِ سُلُوک سے پیش آنا چاہیے ،اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں:جو میرے اَہلِ بیت میں سے کسی کے ساتھ اچّھا سُلُوک کریگا،میں روزِ قیامت اس کا صِلہ اسے عطا فرماؤں گا۔

(اَلجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص ۵۳۳ حدیث ۸۸۲۱)

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ بھی ساداتِ کرام کی بے حد تَعۡظِیۡم کرتے اور ان کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش آتے ہیں۔ مُلاقات کے وَقۡت اگر امیرِ اَہلسُنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کو بتادیا جائے کہ یہ سَیِّد صاحب ہیں، تو بارہا دیکھا گیا ہے کہ آپ نِہایت ہی عاجزی سے سَیِّد زادے کا ہاتھ چُوم لیا کرتے ہیں۔ ساداتِ کِرام کے بچوں سے انتہائی مَحبّت اور شَفۡقت کرنا یہ آپ کا طُرّہ امتیاز ہے۔(تعارف امیر اہلسنت، ص ۶۱)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح آلِ رسول کی تعظیم و توقیر بجالانا مَحبّتِ رسول کی علامت ہے، اسی طرح پیارے آقا،میٹھے مُصطفٰے،کعبے کے بدرُالدُّجیٰ، طَیۡبَہ کے شمسُ الضُّحیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کی شان و عظمت، تعظیم و توقیر اور ان سے مَحبّت کے بغیر مَحبّتِ رسول کا دعویٰ بیکار ہے۔ یاد رکھئے !انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ والسَّلام کے بعد صحابہ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان تمام انسانوں میں سب سے زیادہ تعظیم و توقیر کے لائق ہیں، یہ وہ مُقدّس و مبارک ہستیاں ہیں جنہوں نے سَیِّدُ الۡمُرۡسَلِیۡن ، جنابِ رَحۡمَۃٌ لِّلۡعٰلَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوت پر لبیک کہا، دائرۂ

اسلام میں داخل ہو کر تن من دَھن سے اسلام کے ابدی پیغام کو دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچانے کے لئے تیار رہے۔ ان مبارک ہستیوں نے قرآن وحدیث کی تعلیمات کو عام کرنے اور پرچمِ اسلام کی سرُبلندی کے لئے ایسی بے مثال قُربانیاں دی ہیں کہ آج کے دور میں جن کا تصور بھی مشکل ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ دونوں جہاں میں کامیابی کے لئے ان پاکیزہ ہستیوں کی مَحبّت دل میں بسائیں اور ان کے نَقشِ قدم پر چلتے ہوئے زندگی بسر کرنے کی کوشش کریں۔ آیئے! ان کی مَحبّت دل میں بڑھانے کیلئے ان کی شان وعظمت سے مُتَعلِّق چند فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں۔

1. "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے صحابہ کو نبیوں اور رسولوں کے علاوہ تمام جہانوں پر فضیلت دی ہے۔

"(مجمع الزوائد، کتاب المناقب، باب ماجاء فی اصحاب رسول اللّٰہ صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم، ۹/۷۳۶، حدیث: ۱۶۳۸۳)

2. ایک شخص نے نبیِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم سے پوچھا، "اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ" کون لوگ بہتر ہیں؟ ارشاد فرمایا: "اَلْقَرْنُ الَّذِیْ اَنَافِیْہِ ثُمَّ الثَّانِیْ ثُمَّ الثَّالِثُ" یعنی بہتر لوگ اس زمانے کے ہیں جس میں، میں ہوں اس کے بعد دوسرے زمانے کے اوراس کے بعد تیسرے زمانے کے۔

(مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، باب فضل الصحابہ ثم الذین یلونہم۔۔۔۔۔۔ الخ، ص ۱۳۷۱، حدیث: ۲۵۳۳)

3. لاتَمَسُّ النَّارُ مُسْلِماً رَاٰنِیْ اَوْرَاٰی مَنْ رَاٰنِیْ" یعنی اس مسلمان کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی جس نے میری یا میرے صحابی کی زیارت کا شرف حاصل کیا ہو۔

(ترمذی باب ماجاء فی نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم وصحبہ، ۵/۴۶۱، حدیث: ۳۸۸۴)

لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی دل سے تعظیم کرے اور ان کی مَحبّت کو ہمیشہ ہمیشہ اپنے اور اپنی نسلوں کے دلوں میں قائم رکھے۔ ان کی مَحبّت نبیِ کریم، رَءُوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بُرے لوگوں کی صُحبت سے بچائے اور ان مُبارک ہستیوں کی مَحبّت ہمارے دلوں میں قائم رکھے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اہلِ سُنت کا ہے بیڑا پار اصحابِ حضُور
نجم ہے اور ناؤ ہے عترت رسولُ اللہ کی

(حدائقِ بخشش، ص ۱۵۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور آلِ رسول کی تعظیم و توقیر اور ان کی مَحبَّت عشقِ رسول کی علامات ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عموماً جو سچا مُحِب ہوتا ہے، اس کو تو اپنے محبوب کے شہر، شہر کے گلی کُوچوں، بازاروں ہر ایک چیز سے مَحبَّت ہوتی ہے، محبوب سے نسبت کی وجہ سے اس کا شہر ادب واحترام اور تعظیم کا مقام بن جاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم پیارے آقا، میٹھے مصطفٰی، محمد رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَحبَّت کرتے ہیں، تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَحبَّت کا تقاضا یہ ہے کہ آپ کے مبارک شہر مکۂ مکرّمہ اور مدینۂ طیبہ سے بھی سچی مَحبَّت ہونی چاہیے اور انکا ادب واحترام بھی ہمارے دلوں میں قائم رہنا چاہیے۔

حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نبیِ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَحبَّت کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ ہم اپنے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنَّتوں پر مضبوطی سے عمل پیرا ہوں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیاری پیاری سُنَّتوں کو عمل کے ذریعے خوب عام کریں، کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے طریقوں پر عمل کرنا ہی ہمارے لئے ترقیِ درجات کا زینہ ہے جیسا کہ

پارہ 21 سُوْرَۃُ الْاَحْزاب کی آیت نمبر 21 میں ارشادِ خداوندی ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے۔

حضرتِ صدرُ الْاَفاضِل سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ''خزائنُ العرفان'' میں اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: ان کی اچھی طرح اِتّباع کرو اور دینِ الٰہی کی مدد کرو اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا ساتھ نہ چھوڑو اور مصائب پر صبر کرو اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں پر چلو یہ بہتر ہے۔ (خزائن العرفان، پ۲۱، الاحزاب:۲۱، ص۷۷۷)

حضرت سیّدنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: مجھ سے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! اگر تو یہ کر سکتا ہے کہ اس حال میں صبح و شام کرے کہ تیرے دل میں کسی کی بد خواہی (کینہ) نہ ہو تو ایسا ہی کر۔ پھر فرمایا: اے میرے بیٹے! یہ میری سنّت ہے اور جو میری سنّت سے محبت کرے گا وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث:۱۷۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں پر عمل کرنا ہمارے لیے دنیا و آخرت میں بہتری کا باعث ہے۔ مسواک ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بہت ہی پیاری سُنَّت ہے۔ ہمارے اَسلاف اس سُنَّت سے کس قدر مَحبَّت کرتے تھے آیئے! اس سے متعلق ایک حکایت سنتے ہیں، چنانچہ

حضرتِ سیِّدُنا عبد الوہّاب شَعرانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل کرتے ہیں: ایک بار حضرتِ سیِّدنا ابو بکر شبلی بغدادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو وضو کے وَقت مِسواک کی ضَرورت ہوئی، تلاش کی مگر نہ ملی، لہٰذا ایک دِینار (یعنی سونے کی ایک اشرفی) میں مِسواک خرید کر استعمال فرمائی۔ بعض لوگوں نے کہا: یہ تو آپ نے بہُت زیادہ خرچ کر ڈالا! کہیں اتنی مہنگی بھی مِسواک لی جاتی ہے؟ فرمایا: بیشک یہ دنیا اور اس کی تمام

چیزیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک مچھّر کے پر برابر بھی حیثیّت نہیں رکھتیں، اگر بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے یہ پوچھ لیا تو کیا جواب دوں گا کہ ”تُونے میرے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّت (مِسواک) کیوں ترک کی؟ جو مال و دولت میں نے تجھے دیا تھا، اُس کی حقیقت تو (میرے نزدیک) مچھر کے پر برابر بھی نہیں تھی، تو آخر ایسی حقیر دولت اِس عظیم سُنَّت (مِسواک) کو حاصل کرنے پر کیوں خرچ نہیں کی؟“ (مُلَخَّص از لواقح الانوار ص ۳۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ ہمارے اَسلاف سُنّتوں سے کِس قدر پیار کرتے تھے؟ حضرتِ سیدنا ابو بکر شبلی (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) نے ایک دِینار (یعنی سونے کی اشرفی) پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّت مِسواک پر قُربان کر دیا اور آہ! آج ہم اپنے آپ کو اگرچہ بڑھ چڑھ کر عاشقِ رسول کہلواتے ہیں، مگر حال یہ ہے کہ اَٹھنّی بھر کی مِسواک بھی ہم سے نہیں خریدی جاتی۔ آیئے! مسواک کی اہمیت و فضیلت پر مشتمل 3 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں:

(1) مِسواک کا استعمال اپنے لیے لازم کرلو کیونکہ اِس میں مُنہ کی پاکیزگی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خوشنودی ہے۔ (مسند احمد، ج ۲، ص ۴۳۸، حدیث ۵۸۶۹) (2) مِسواک میں موت کے سوا ہر مرض سے شِفاء ہے۔ (جامع صغیر، ص ۲۹۷، حدیث ۴۸۴۰) (3) دو رَکعت مِسواک کرکے پڑھنا بغیر مِسواک کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہے۔ (اَلتَّرغیب وَالتَّرہیب ج ۱ ص ۱۰۲ حدیث ۱۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے ”163 مَدنی پُھول“ سے مسواک کے مدنی پھول سنتے ہیں۔

پہلے دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحظہ ہوں: ❀ دو رَکعت مِسواک کرکے پڑھنا بغیر مِسواک کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہے۔[2] ❀ مِسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازِم کرلو کیونکہ اِس

---

[2]... اَلتَّرغیب وَالتَّرہیب، ۱۰۲/۱، حدیث: ۱۸

میں منہ کی صفائی اور رَبّ تعالیٰ کی رِضا کا سبب ہے۔[3] ❀ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ بہارِ شریعت جلد اوّل صَفْحَہ 288 پر صدرُ الشَّریعہ ،بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مُفْتی محمد امجد علی اَعْظَمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی لکھتے ہیں، مَشایخِ کِرام فرماتے ہیں: جو شخص مِسْواک کا عادی ہو مرتے وَقت اُسے کلمہ پڑھنا نصیب ہو گا اور جو اَفیون کھاتا ہو مرتے وَقت اسے کلمہ نصیب نہ ہو گا ❀ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ مِسواک میں دس خوبیاں ہیں:(چندیہ ہیں) منہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مضبوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، منہ کی بدبو ختم کرتی، سنّت کے مُوافِق ہے، فرشتے خوش ہوتے ہیں، رَبّ راضی ہوتا ہے، ❀ سیِّدنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: چار چیزیں عقل بڑھاتی ہیں: فضول باتوں سے پرہیز، مِسواک کا استِعمال، صُلَحا یعنی نیک لوگوں کی صحبت اور اپنے علم پر عمل کرنا۔[4] ❀ مِسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو مِسواک کی موٹائی چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو ❀ مِسواک جب نا قابلِ اِستعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ ادائے سنّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دَفن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وزن باندھ کر سمندر میں ڈبو دیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بارہویں تاریخ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج بارہویں شب ہے اور اسی نسبت کی وجہ سے 12 کے عدد سے ہم کو پیار ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے نعتیہ دیوان "**وسائلِ بخشش**" میں فرماتے ہیں:

---

3 ... مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج ۲ ص ۴۳۸ حدیث ۵۸۶۹

4 ... اِحیاءُ الْعُلوم ج ۳ ص ۲۷

کیوں بارہویں پہ ہے سبھی کو پیار آگیا آیا اسی دن احمدِ مختار آگیا

گھر آمنہ کے سیّدِ ابرار آگیا خوشیاں مناؤ غمزدو غمخوار آگیا

برسیں گھٹائیں رحمتوں کی جُھوم جُھوم کر رحمت سراپا جب مِرا سردار آگیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسی بارہویں تاریخ کی پیاری پیاری نسبت سے دعوتِ اسلامی کے کم از کم 12 ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات میں اوّل تا آخر یعنی تلاوت، نعت، بیان، ذکر، دُعا، رات اعتکاف، بعدِ فجر مدنی حلقہ اور اشراق چاشت تک شرکت اور اپنے ساتھ انفرادی کوشش کرکے کم از کم دو دو اسلامی بھائی ساتھ لانے کی نیت کیجئے۔ اس ارادے سے ہاتھ اُٹھا کر زور سے کہیے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ--**12 ہفتہ وار مدنی مذاکروں** میں بھی شرکت کی نیّت فرمایئے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پیارے آقا، سید الانبیاء صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادتِ باسعادت کی خوشی میں ربیع الاوّل میں بلکہ ہو سکے تو ہاتھوں ہاتھ 3 دِن کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کر لیجئے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی دعوتِ اسلامی کے اس پیارے پیارے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے، آج کی اِس مبارک رات کی عظیم ساعتوں میں عاشقانِ رسول کی صحبت حاصل کرتے ہوئے نیک اعمال کی اچھی اچھی نیّتیں کر لیجئے، فرض علوم سیکھنے، مدنی انعامات کی روزانہ فکرِ مدینہ کرنے اور مدنی قافلوں میں سفر کرنے کی نیّتیں کر لیجئے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! میلادِ مُصطفٰی کی کچھ حَسین گھڑیوں کاذِکر سُنتے ہیں، کہ جب میرے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُنیا میں تشریف آوری ہوئی، تاریخ کیا تھی؟ دن کیا تھا؟ کیاحالات تھے؟ آیئے سُنیے، ایمان تازہ کیجئے۔

ماہِ ربیع الاوّل کی 12 تاریخ اور دِن دوشنبہ یعنی پیر ہے، حضرتِ سیدنا عبدالمطلب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیارے داداجان حرم شریف میں آگئے ہیں، حضرتِ آمنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا گھر میں اکیلی ہیں، کیونکہ ساس اور شوہر کا سایہ پہلے ہی اُٹھ چکا تھا، سُسر طوافِ خانہ کعبہ میں مشغول ہیں، خیال کیا کہ کاش! اِس وقت خاندانِ عبدِ مناف کی کچھ عورتیں میرے پاس ہوتیں، اچانک کیا دیکھتی ہیں نہایت حسینہ و جمیلہ عورتوں سے گھر بھر گیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اُن سے اِستفسار فرمایا "بیبیو! تم کون ہو؟ کہاں سے آئی ہو؟ اور کیوں آئی ہو؟" اُن میں سے ایک بولیں، "میں اُمُّ البشر تمام انسانوں کی ماں زوجۂ آدم، حوّا ہوں" رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا، دوسری بولیں، "میں فرعون کی بیوی آسیہ ہوں" رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا، تیسری بولیں، "میں عیسیٰ روح اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی والدہ مریم ہوں رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا اور باقی تمام عورتیں جنت کی حوریں ہیں، آج کونین کے دُولہا، عالمین کے داتا، فقیروں کے ملجاو ماویٰ محمد رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آمد آمد ہے، اِن کے استقبال اور آپ کی خدمت کے لیے ہم آئی ہیں۔ اے آمنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا! دروازے کے باہر نظر ڈالو چاروں طرف تاحدِ نظر فرشتوں کے میلے لگے ہوئے ہیں، گھر میں حُوریں در پہ ملک ہیں، جن کی قطاریں تابہ فلک ہیں"۔ حاضرین میں کچھ اِس طرح چرچے ہو رہے ہیں۔ **(مجموع لطیف انسیی فی صیغ المولدالنبوی القدسی، ص ۲۹۲، ملخصاً)**

آئی ندا کہ آمنہ جاگے تیرے نصیب آئیں گے تیری گودی میں اللہ کے حبیب

کہا حوروں نے یہ محبوبِ ربُّ العالمیں ہوں گے فِرشتوں نے کہا سرکار ختم المرسلیں ہوں گے

زمیں بولی کہ یہ اسرارِ قدرت کے امیں ہوں گے   فلک بولا کہ ان کے بعد پیمبر نہیں ہوں گے

پیارے نبی ، میٹھے نبی ،اچھے نبی، سچے نبی، آمنہ کے آنکھوں کے تارے نبی، دائی حلیمہ کے دُلارے نبی، بے سہاروں کے سہارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ختنہ شدہ، ناف بریدہ، سُرمگیں آنکھوں کے ساتھ تشریف لائے۔ ہر قسم کی آلائش سے پاک بلکہ آلائشوں سے پاک کرنے کے لیے تشریف لائے۔ غیب سے آواز آنے لگی ربِّ کعبہ (عَزَّوَجَلَّ) کی قسم! کعبہ کو عزت مل گئی۔ ہوشیار ہو جاؤ کہ کعبہ کو ان کا قبلہ و مسکن ٹھہرا دیا گیا۔

محبوبِ ربِّ العزت، مصطفی جانِ رحمت، تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دُنیا میں تشریف لاتے ہی ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سجدہ کیا۔ مبارک اُنگلیاں آسمان کی طرف اُٹھی ہوئی تھیں۔ جنّتی پھولوں سے بڑھ کر حسین ہونٹ حرکت کر رہے تھے اور آواز آرہی تھی ،رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ ، رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ، رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ، ولادتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے موقع پر 3 جھنڈے نصب کیے گئے، ایک مشرق میں، ایک مغرب میں اور ایک خانہ کعبہ کی چھت پر۔

حضرتِ سیدتنا آمنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں، وِلادتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وقت ایسا نور چمکا کہ مشارق و مغارب روشن ہوگئے اور میں نے مکے سے شام کے محلات واضح طور پر دیکھ لیے۔

آمِنہ تجھ کو مبارک شاہ کا میلاد ہو
تیرا آنگن نور، تیرا گھر کا گھر سب نور ہے
اِس طرف جو نور ہے تو اُس طرف بھی نور ہے
ذرّہ ذرّہ سب جہاں کا نُور سے معمور ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دُنیا میں تشریف لاتے ہی سجدہ فرمایا، کاش! اُس سجدے کے صدقے میں ہمیں سجدوں کی توفیق نصیب ہو جائے اور ہم پانچوں نمازیں مسجد میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ صفِ اوّل میں پڑھنے کے عادی بن جائیں۔ یاد رکھیئے! ہر مسلمان مرد و عورت پر پانچ وقت کی نماز فرض ہے۔ نماز کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہے، چاہے اُس کا نام اور دیگر کام مسلمانوں والے ہوں۔ جو بد نصیب ایک وقت کی نماز بھی جان بوجھ کر قضا کر دیتا ہے اُس کا نام جہنم کے دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے۔

رُوحُ الامیں نے گاڑا کعبے کی چھت پہ جھنڈا
تا عرش اُڑا پھریرا صبحِ شبِ ولادت

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ! ہم بھی اپنے ہاتھوں میں اور اپنی سواریوں پر فیضانِ گنبدِ خضریٰ اور فیضانِ گنبدِ غوث و رضا سے مالا مال **مدنی پرچم** اُٹھائے، امیرِ اہلسنّت کے عطا کردہ مدنی پھولوں (مکتوب) کے مطابق جلوسِ میلاد میں شرکت کریں گے۔ زور سے کہیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **12 ربیع الاول** یعنی آج کا روزہ بھی رکھیں گے کہ ہمارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہر پیر کو روزہ رکھا کرتے تھے اور جب بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں پیر کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا "اسی دِن میری ولادت ہوئی اور اسی دِن مجھ پر پہلی وحی نازل ہوئی"۔ تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم بھی آج روزہ رکھیں گے۔ ہاتھ اُٹھا کر زور سے کہیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد